دل کی بات

جنرل صاحب! حقائق تسلیم کیجئے

نفاذ اسلام کے بغیر ملکی سلامتی کا دوسرا کوئی راستہ نہیں

چیف ایگزیکٹو جناب جنرل مشرف نے ۲۔ اکتوبر کو کراچی میں اے پی این ایس کی پندرہویں سالانہ تقریب تقسیم انعامات کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:

"یہ الزام غلط ہے کہ پاکستان کی معیشت نیچے جا رہی ہے اور اعلیٰ دماغ ملک سے باہر منتقل ہو رہے ہیں۔ پوری طرح مطمئن ہوں کہ معاشی ڈھانچہ درست ہو رہا ہے۔ حالات خراب ضرور ہیں لیکن بہتری کی طرف قدم بڑھ رہے ہیں۔ اگر سمجھا کہ حالات واقعی خراب ہیں اور ہم سنبھال نہیں سکتے تو پہلا آدمی ہوں گا جو ایک منٹ میں حکومت چھوڑ دوں گا" (روزنامہ خبریں ملتان ۳۔ اکتوبر ۲۰۰۰ء)

جنرل صاحب نے اپنے تفصیلی خطاب میں اور بھی بہت کچھ کہا، حمود الرحمن کمیشن رپورٹ اور دیگر عنوانات پر کھل کر اظہارِ خیال فرمایا۔ ہماری رائے میں ان کی تقریر "پالیسی میٹر" ہے اور حقائق سے چشم پوشی کے مترادف ہے۔ درج ذیل حقائق کو مدّ نظر رکھ کر آپ خود فیصلہ کرلیں کہ معیشت کس طرف جا رہی ہے۔ اور سیاسی حالات کیا صورت اختیار کر رہے ہیں۔

۱۔ وطنِ عزیز پر چڑھے ہوئے قرضے جوں کے توں ہیں بلکہ ان میں مزید اضافہ ہوا ہے اور سود قرضوں سے بڑھ رہا ہے۔

۲۔ پاکستان کی اپنی کوئی معاشی و اقتصادی پالیسی نہیں۔ جو پالیسی آئی۔ ایم۔ ایف یا ورلڈ بینک ہمارے لیے تجویز کرتے ہیں ہم اسے بلا جبر و اکراہ تسلیم کرتے ہیں۔

۳۔ ٹیکسیشن کا نظام بہتری کی بجائے ابتری اور افرا تفری پیدا کر رہا ہے عوام غیر مطمئن ہیں اور سرمایہ کار عدم تحفظ کا شکار ہے اس حقیقت کو کسی بھی فورم پر جھٹلایا نہیں جاسکتا کہ بڑا سرمایہ کار اور اعلیٰ دماغ بیرونِ ملک منتقل ہو رہا ہے

۴۔ پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ سے پوری معیشت متاثر ہوئی ہے اور مہنگائی میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے جبکہ بے روزگاری عام ہو گئی ہے اور ان مسائل میں کمی کی بجائے اضافہ روز افزوں ہے۔

۵۔ تجارت اور کاروبار تباہ ہو چکا ہے۔ عوام میں قوت خرید ختم ہو رہی ہے اور بازاروں میں کرفیو کا سماں ہے۔

۶۔ ڈالر کی قیمت میں مسلسل اضافہ نے ہماری کرنسی کو بے وقعت کر دیا ہے

۷۔ زراعت کا شعبہ سسکیاں لے رہا ہے گزشتہ سال کپاس کی قیمت گرا کر جس طرح کسان کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے وہ بد ترین مثال ہے حالانکہ اس فصل پر ملکی معیشت و تجارت کا اچھا خاصا انحصار ہے۔ گنے کی فصل کاشت کرنے والوں کو ابھی تک گزشتہ سال کی رقم نہیں ملی نتیجۃً ہم چینی بیرون ملک سے منگوا رہے ہیں اور کسان گنا کاشت کرنے سے گریز کر رہے ہیں

۸۔ امن و امان کی صورت حال خراب سے خراب تر ہو رہی ہے۔ بم دھماکے معمول کا حصہ بن گئے ہیں۔ اسلام آباد اور لاہور کے دھماکے خرابیٔ حالات کے غماز نہیں تو اور کیا ہیں۔

۹۔ دہشت گردی، قتل و غارت گری اور چوری، ڈاکہ زندگی کا معمول ہیں۔ اور تو اور ہمارے محافظ محکمہ پولیس کے